رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۲۱ جنوری ۱۹۱۶ء | نمبر ۳

گلدستۂ اخبار

برطانیہ عظمےٰ کی جس میں کناڈا۔ آسٹریلیا جنوبی افریقہ۔ نیوزیلینڈ۔ ہندوستان۔ مصر۔ سیلون اور دیگر مقبوضات شامل ہیں۔ کل سالانہ آمدنی ۴ ارب پونڈ یعنی ۶۰ ارب روپیہ کی اور تخمینہ ۲۶ ارب پونڈ ہے۔

امریکن سررشتہ امیر البحری نے بے تار کی ٹیلیفون کے ذریعہ سے ۲۵۰۰ میل کے فاصلہ تک بات چیت کرنے میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔ اب توقع کی جاتی ہے۔ کہ لندن اور نیویارک کے درمیان بات چیت کا یہ سلسلہ بہت جلد جاری ہوگا

روما ایک پروفیسر دانی امی نے تھوڑا ہی عرصہ گزرا کہ روما اور طرابلس کے درمیان جو ۶۰۰ میل کا فاصلہ ہے بے تار کے ٹیلیفون کے ذریعہ سے خبر رسانی کا تجربہ کیا۔ جس میں وہ بڑا کامیاب ہوگیا۔

گزشتہ سال برسلز کے ایک گویّے نے بے تار کی ٹیلیفون کے ذریعہ ایک راگ گایا جو ۲۲۵ میل کے فاصلہ پر پیرس میں بخوبی سنائی دیا۔

مسٹر مارگرن کا خیال ہے کہ جب بے تار کی ٹیلیفون کے ذریعہ خبر رسانی میں پوری پوری کامیابی ہوجائے گی تو جو تھیٹر لندن میں ہو اُس کے گانے کی آواز بخوبی پیٹروگراڈ میں سنائی دیگی

مدراس گورنمنٹ نے آتشیں اسلحہ کے لائیسنسوں میں ۶۰ فیصدی کمی کر دی ہے۔

تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ ریاست جموں میں میرپور سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر موضع پال سیال کے ایک نامور شہر امیر کبیر کے گھر پر آدھی رات کو ڈاکہ پڑا گھر والوں کو قتل کر کے اور کئی ہزار کے زیورات اور نقد لے کر ڈاکو وا لے فرار ہوگئے۔

موضع الہووالی ضلع میانوالی میں ایک ہندو ساہوکار کے گھر رات کو ڈاکہ پڑا گھر کے مالک کو بُری طرح زخمی کیا اور کئی ہزار کا مال لے کر رفوچکر ہوئے۔

ضلع لودیانہ میں ۱۰ و ۱۱ جنوری کو تین ڈاکے پڑے یعنی لما۔ میرپور اور باگڑیاں میں۔ ہر سہ میں سخت نقصان ہوا۔

گزشتہ سال اگرچہ شراب ۶۲۰۴۲ گیلن کم فروخت ہوئی مگر آمدنی میں ۱۹½ لاکھ روپیہ کی زیادتی ہوئی۔

باوجود جنگ کے گزشتہ سال کی بہ نسبت امسال برطانوی تجارت میں ۵ کروڑ ۷۱ لاکھ ۱۲ ہزار روپیہ کی آمدنی کا اضافہ ہوا

ہندوستان کی تمام سرکاری اور غیر سرکاری ریلوے کی آمدنی یکم اپریل ۱۹۱۵ء سے جنوری ۱۹۱۶ء تک عرصہ میں ۱۵۸۸۲۸۱ روپیہ کی زیادہ آمدنی ہوئی۔

پنڈت ٹھاکر دت ویدا یڈیٹر دیش اپکارک لاہور فحش نویسی کے مقدمہ سے باعزت بری ہوگئے ہیں۔

ہوس آف کامنز میں مسٹر اسکوتھ نے اعلان کردیا ہے کہ مسٹر جوزف پیس پوسٹماسٹر جنرل مقرر کئے گئے ہیں۔

تاربرقیات

لنڈن ۱۷ جنوری - ایتھنز - بلجیم سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے کہ آسٹروی قنصل متعینہ کارفو اور آسٹروی لائیڈ گرفتار کئے گئے ہیں - کارفو کا پریفکٹ رپورٹ دیتا ہے کہ بندرگاہ سے جہاز کی روانگی اور داخلہ کی فرانسیسی فوجی حکام کی اجازت کے بغیر بالکل ممانعت ہے - خبر رسانی کا ٹیلیفونی سلسلہ قائم ہو گیا ہے - تمام پیغامات کی چھان بین ہوتی ہے - اور اخبارات کے متعلق تاربرقیات کی ممانعت ہو گئی ہے - سرویہ کا ولیعہد اپنے سٹاف افسران کی ایک تعداد کے ساتھ سقوطری سے کارفو میں آگیا ہے - شاہ پیٹر ایپسوس میں آگیا ہے۔

فرانسیسی جنگی نامہ نگاران کا اندازہ ہے کہ مقدونیہ میں دشمن کی فوج عنقریب ۲ ملین کے ہوگی - اور کہتے ہیں کہ حال ہی میں برطانوی فوج کو اور زیادہ کمک مل گئی ہے - فرانسیسیوں کے پاس تیز چلنے والی توپیں اور کلدار توپیں ملتی جارہی ہیں جو مسلح موٹر کاروں پر رکھی ہوئی ہوتی ہیں سالونیکا - بعد کی خبر ہے کہ برطانوی توپوں نے اتحادی علاقہ میں جرمنی کے ایک ہوائی جہاز کو نیچے اتار لیا اور اس کے دو آدمی مار ڈالے۔

لنڈن ۱۷ - آج کے سہ پہر کے کمیونکس میں مرقوم ہے کہ سوم اور اپر کے درمیان فرانسیسی توپیں سرگرم کار تھیں۔

ایک کمیونیک کا بیان ہے کہ گزشتہ رات دشمن نے خندقی توپوں اور بم کے گولوں کے ساتھ بڑی سرگرمی دکھائی - آج ہم نے متحد ہو کر بم بندوقوں اور خندقی توپوں کے ساتھ اسی مقام مذکورہ پر حملہ کیا جس میں بڑی بھاری کامیابی ہوئی - ہماری گولہ باری فریلنگھم - نروائلین - اور پیرس شمال میں بڑی موثر رہی جہاں دشمن کی قطاروں کے پیچھے ایک آتشزدگی واقع ہوئی - پیرس میں بھی مخالفانہ گولہ باری ہوتی رہی۔

لنڈن ۱۸ جنوری - پیرس کا ایک کمیونیک کہتا ہے کہ ہماری توپوں کی طول طویل قطار نے بلجیم میں دشمن کی فوجوں کو سخت نقصان پہونچایا - اور میوز کی بلندیوں پر دشمن کے انبار خانوں کو برباد کر دیا ہم نے سوم اور ائین کے درمیانی دشمنوں کی خندقوں پر بڑی موثرانہ طور پر گولہ باری کی اور جرمن کے ان مقامات کو نقصان پہونچایا جو ہیری اومک کے شمال مغرب میں واقعہ ہیں۔

لنڈن ۱۸ جنوری - آج کی سہ پہر کا کمیونیک راوی ہے کہ ٹھہر ٹھہر کے گولہ باری ہوتی رہی۔

لنڈن ۱۷ جنوری - پیٹروگراڈ کا کمیونیک مظہر ہے کہ کانگاور واقعہ فارس میں ہم نے بہت سے سپاہی دشمن کے اسیر کر لئے - اور دشمن کے بہت سے لوگ مارے پڑے - ہمارا نقصان بہت خفیف تھا - ہمدان کے جنوب مشرق میں ہم نے ایک ترکی جرمنی دستہ کو بھگا دیا۔

لنڈن ۱۷ جنوری - پیٹروگراڈ کا ایک سرکاری کاغذ مظہر ہے کہ ترکوں نے دریائے ارخاو واقعہ علاقہ کوہ قاف سے پار اتر جانے کی دو مرتبہ کوشش کی - مگر پسپا کر دیئے ہوروسن کے شمال مغرب میں ایک ترکی توپخانہ کے ذخیرہ پر ہم نے قبضہ کر لیا - جس میں قریباً دس لاکھ کارتوس اور کئی ہزار گولے موجود تھے۔

لنڈن ۱۸ جنوری - روم کا ایک سرکاری کاغذ مظہر ہے کہ سرحد ٹرنٹو پر اطالویوں نے فورٹ ریپی ناٹے ایک قلعہ پر گولہ باری کی اور اس کے ایک حصہ کو غارت کر دیا - اور دشمن کے ایک دستہ کو بھگا دیا - اوسلیویا کی گرداگرد کی پہاڑیوں میں ایک اطالوی بالمقابل جارحانہ حملہ بڑی کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔

لنڈن ۱۸ جنوری - انکونا کی خبر ہے کہ دشمن کے پانچ ہوائی جہازوں نے انکونا پر بم کے گولے پھینکے - جن سے ایک آدمی کام آیا - نقصان بہت خفیف تھا۔

لنڈن ۱۷ جنوری - حضور پرنس آف ویلز کی زیر صدارت لندن کے سینٹ جیمس کے محل میں شاہی حب الوطنی کے فنڈ کی ایک میٹنگ فراہم ہوئی - پرنس آف ویلز نے فرمایا کہ برطانوی فوج نے اپنے فرنٹ پر جو اعلیٰ درجہ کی بہادریاں اور کارہائے نمایاں کئے ہیں وہ میری یاد سے کبھی فراموش نہ ہونگیں - آپ نے اس بات پر زور دیا کہ اس فنڈ سے سپاہیوں کے ایک خوف کو دور کرنے کی کوشش کیجائے گی کہ ہمارے خاندانوں کو مصائب کا سامنا کرنا پڑے اور ساتھ ہی اس کے یہ اعلان بھی کیا کہ خاص خاص صورتوں میں پنشنیں بھی دیجائیں گی اور اس فنڈ سے ان لوگوں کی بھی امداد کیجائیگی جنکی طرف ابھی تک توجہ نہیں کیگئی - ایم میکنا نے سفارش کی ہے کہ ایک ملین پونڈ اس کمیٹی کے تفویض میں کیا جائے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

ہمارا نیا ویسرائے

جب سے ہمارے محتشم الیہ موجودہ خیر اندیش باریک بین اور نیک طینت مدبر حضور ویسرائے ہند صاحب بہادر کے اس جلیل القدر عہدہ کی اختتام میعاد پر توسیع قرار پا چکی تھی۔ تب سے یہ امر خاص و عام کی ذہنی طبع جولانی کا خاص میدان تھا۔ کہ دیکھیں آپ کا جانشین کون بنتا ہے کسی نے اپنے زعم میں مسٹر مونٹگو کو تخت ویسرائیلٹی پر بٹھایا کسی نے لارڈ کچنر کو اپنے خیال میں اس عہدہ جلیلہ پر سرفراز کیا اور کسی کے خیال میں مسٹر لوئیس ہارٹ مستقل طور پر اس مسند پر متمکن تھے گئے الغرض ہر شخص نے بمصداق فکر ہر کس بقدر ہمت اوست اپنی اپنی رایوں کو پبلک میں ظاہر کیا۔ مگر سب بے سود ٹھہریں اور ہوا میں محل بنانا ثابت ہوئیں۔ اس مدت مدید کی انتظاری اور بے قراری کے بعد آخر اس راز پر سے پردہ اُٹھ گیا اور ۹ جنوری کو لندن کا تار بھیجا دیا ہوا موصول ہوا کہ سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے کہ لارڈ چیلمسفورڈ صاحب بہادر ہندوستان کے ویسرائے مقرر ہو گئے ہیں۔ اور ساتھ ہی انگریزی اخباروں میں ۱۲ جنوری کا تار دہلی سے شائع ہو گیا کہ وزیر اعظم کی سفارش سے اعلیٰ حضرت ملک معظم و شہنشاہ نے بجائے ہز اکسیلنسی دی رائٹ آنریبل چارلس بیرن ہارڈنگ آف پنشورسٹ صاحب بہادر پی سی جی سی بی وغیرہ۔ مسٹر فریڈرک جان نیپیر ٹھیسیگر بیرن چیلمسفورڈ جی سی ایم جی صاحب بہادر کو ہندوستان کا ویسرائے مقرر فرمایا ہے۔

۱۸۵۸ء میں آپ لارڈ ڈربے کی عہد نظارت میں لارڈ چانسلر مقرر ہوئے۔ اور بیرن چیلمسفورڈ بنے پیش ازیں آپ ڈوسٹوک۔ ایبنگڈن اور سٹیمفورڈ کی طرف سے پارلیمنٹ کے ممبر مقرر ہوئے تھے۔ ۱۸۶۸ء میں چند عرصہ کے لئے پھر چانسلر بنے۔ چیلمسفورڈ کا دوسرا بیرن جو ہمارے نئے ویسرائے کے والد تھے وہ ۱۸۲۷ء میں پیدا ہوئے۔ کریمیا اور کافرستان کے جنگ میں شریک تھے اور ۱۸۷۹ء سے ۱۸۸۴ء تک ہندوستان میں ایڈجوٹنٹ جنرل رہے اور ۱۹۰۵ء میں اس جہان سے رحلت فرما گئے موجودہ لارڈ چیلمسفورڈ یروشلم کے سینٹ جان کے ایک نائیٹ آف گریس بیرسٹر اور چرچ آف انگلنڈ کے ممبر ہیں جن ایام میں پانی پلٹکس موجود تھی ان میں وہ اپنے آپ کو ویلیسٹ بیان کیا کرتے تھے۔ مگر لیڈی چیلمسفورڈ مشہور و معروف لبرل فیملی آف دی گیسٹس کی ایک ممبر ہیں۔ لارڈ چیلمسفورڈ ۱۹۰۷ء کے سی ایم جی اور ۱۹۱۲ء میں جی سی ایم جی بنے یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ اگرچہ اُن کے ویسرائے ہند ہونے کا اعلان لندن میں جمعہ کے روز ۹ جنوری کو ہو چکا تھا۔ تو بھی ہندوستان کے اندر اتوار کی دوپہر تک یہ اعلان نہیں کیا گیا تھا جس کا منشا غالباً یہ تھا کہ ہمارے نئے ویسرائے صاحب بہادر پیش ازیں کہ اُن کی بابت یہ خبر مشہور عام ہو۔ بمبئی سے جہاز پر روانہ انگلستان ہو جائیں۔ اگرچہ یہ تعویق کوئی معقول وجہ نہیں رکھتی تو بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام لارڈ چیلمسفورڈ صاحب بہادر کی اپنی مرضی سے ہوا۔

بالاتفاق رائے لارڈ چیلمسفورڈ صاحب بہادر بڑے عالی دماغ اور تجربہ کار مدبر ہیں اور اُن کی مدبرانہ لیاقتوں اور حاکمانہ قابلیتوں کی دھاک برٹش راج کے مختلف علاقہ جات میں مانی ہوئی بات ہے۔ فوجی خدمات پر مامور ہو کر وہ بحیثیت کپتان ۴ تھا ڈارسٹ رجمنٹ وہ ہندوستان میں بھی کام کر چکے ہیں اور شملہ کے قریب مقام جوٹوگ میں اسی بٹالین کے ایک دستہ کی کمان بھی کر چکے ہیں۔ جب صاحب موصوف مقام جوٹوگ میں تھے تو کئی مرتبہ وہ شملہ میں بھی تشریف لائے اور بسا اوقات وائسریگل لاج میں حضور ویسرائے کے مہمان ہوتے رہے۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ اسی اثنا میں انہوں نے ہندوستان کے بڑے بڑے معاملات کا بطور ایک غیر ذمہ وار افسر کے معائنہ اور مطالعہ کیا ہو گا۔ اور وائسریگل لاج میں اپنی آئندہ سکونت اور رہائش کی بابت اکثر بات چیت کی ہو گی۔ پس ایک نقطے اُن کا یہ تقرر بالکل عجیب اور نرالا ہو گا۔ کہ آپ فوجی منصب سے ترقی کر کے اس ملک کے سب سے بڑے اور سخت ذمہ واری کے عہدہ پر براہ راست پہونچ گئے۔ کپتانی کی حیثیت میں ہو کر اُن کے بہت سے دوست اور واقفکار بھی پیدا ہو گئے ہیں۔ اور اُن کی ملاقات بلاشبہ بہت سے ہندوستانی شرفا اور جنٹلمینوں کے ساتھ بھی ہوتی رہی۔

گمیلئیل } پولوس رسول کے زمانہ میں اہل یہود کے درمیان دو نہایت ہی بڑے اور با اثر مدرسے ربیوں کے موجود تھے۔ جن میں علم و فضل کا بازار گرم رہتا تھا۔ ایک کا نام مدرسہ ہلیل تھا اور دوسرے کا نام مدرسہ شمی تھا۔ یہ دونوں مدرسے فریسیوں کے تھے۔ سب سے بڑا فرق ان میں یہ تھا کہ اوّل الذکر مدرسہ توریت کی روایتوں یعنی



حدیثوں کی حد سے زیادہ تعظیم اور اعتبار کرتے تھے حتیٰ کہ شریعت سے بھی فائق سمجھتے تھے۔ مگر موخر الذکر مدرسہ اُن احادیث کو سخت نفرت کی نگاہوں سے دیکھتے تھے جو موسوی شریعت کی منافی ہوتی تھیں۔ اُن کے درمیان رقابت اور مخالفت اس درجہ کی تھی کہ کہا جاتا تھا کہ ہلیل اور شمعی کے تلامیذ کے درمیان مصالحت کروانے کے ایلیاہ تشبی بھی ناقابل تھا۔" ان میں سے ہلیل کا مدرسہ اپنے زمانہ میں سب سے بڑا ہوا اور پُر اثر تھا۔ اور بعد کے زمانہ کے ربی عموماً اُس کے فیصلجات کو معتبر اور مستند سمجھا کرتے تھے۔ اس مدرسہ کی سب سے بڑی زینت ربی گملیل تھا۔ اور اسی کے نام کی دعا اور تعریفیات تالمود میں بھی درج ہیں۔ گملیل کا باپ شمعون اور شمعون کا باپ ہلیل تھا یعنی گملیل ربی ہلیل کا پوتا تھا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ بوڑھا دینی شخص تھا جس نے ہمارے خداوند کو اُن کے بچپن کی حالت میں جبکہ وہ ہیکل میں پیش کئے گئے تھے۔ اپنے ہاتھوں پر اُٹھایا اور کلام کیا تھا (لوقا ۲: ۲۵ سے ۳۵) اگرچہ اس خیال کی تائید میں کوئی خاص دلیل نہیں ہے تو بھی اغلب معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ یہی شمعون تھا لیکن اس میں شک نہیں ہے کہ یہ وہی گملیل تھا جس نے سنہیدرم میں پطرس اور دیگر رسولوں کی بڑی دانائی کے ساتھ اپیل کی تھی اور ان کو رہا کروایا تھا (اعمال ۵: ۳۴ سے ۴۰) اور پولوس رسول نے بھی اپنے مشرف بہ مسیحیت ہونے سے پیشتر اسی سے شریعت کی باریکیوں میں تعلیم پائی تھی (اعمال ۲۲: ۳) وہ ایسا بڑا عالم فاضل اور نیک چلن تھا کہ وہ ان ساتوں یہودی معلموں سے ایک شمار کیا جاتا تھا۔ جن کو یہودی لوگ "ربان" کے معزز خطاب سے یاد کیا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ گملیل کو "شریعت کی رونق" کا بھی خطاب ملا ہوا تھا۔ اور تالمود کا ایک مقولہ ہے کہ "جب سے ربان گملیل فوت ہوگیا تب شریعت کا جلال جاتا رہا۔" اور اگرچہ وہ فریسی تھا مگر پھر بھی وہ اُن جیسا متعصب نہ تھا اور نہ ہی وہ یونانی علم ادب کا مخالف تھا۔ وہ نہایت ہی دانا اور بیدار مغز اور پاک دامن اور نیک چلن تھا۔" وہ شرع کا معلم اور سب لوگوں میں عزت دار تھا۔" (اعمال ۵: ۳۴) بعض کا خیال ہے کہ وہ مسیحی ہوگیا تھا مگر یہ محض قیاس ہی ہے۔ کیونکہ اس امر کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ برعکس اس کے ظاہر ہے کہ وہ یہودی ہی مرا۔ اور یروشلم کی بربادی کے اٹھارہ سال پہلے اس جہان سے رحلت کر گیا۔ اور اس کے ایک شاگرد اونکلاس نامی نے اس کی تجہیز و تکفین میں وہ بیش بہا اشیاء استعمال کی تھیں جو صرف بادشاہوں ہی کی تجہیز و تکفین میں صرف ہوا کرتی تھیں۔

ہوا سے خوراک

اب دنیا ایسے دور سے گذر رہی ہے جبکہ قدرت کے قوانین میں تبدیلی ہونے والی ہے۔ دنیا کا رنگ ڈھنگ عادات و اخلاق کھان پان طرز رہائش بدلنے والے ہیں۔ صرف وقت کا سوال باقی ہے کہ تمام انسانی خوراک کا سامان براہ راست ہوا سے حاصل ہوا کریگا۔

سبزیاں ہوا کو پیدا کرتی ہے۔

علم کیمیا کے ماہر جانتے ہیں کہ ہر قسم کے پھل اور اناج اور روئیدگی ہوا سے پیدا ہوتی ہیں نہ کہ زمین سے۔ پرتھوی صرف مدد دیتی ہے اور معدنی نمک یعنے چونا۔ میگنیشیا فولاد۔ پوٹاسیم سوڈا وغیرہ مہیا کرتی ہے۔ اور یہ چیزیں پودے میں پانی چکنائی۔ مٹھاس اور البیومن بن جاتی ہیں۔ لیکن دراصل تیل اور شکر اور البیومن وغیرہ ہوا سے ہی بنتے ہیں۔ یہ امر بخوبی ثابت ہوچکا ہے۔ مسٹر برتھلوٹ فرانسیسی سائنسدان اور مسٹر نکولا ٹسلا اور مسٹر ایڈیسن سب متفق ہیں کہ خوراک براہ راست ہوا سے بنائی جا سکتی ہے۔ کئی قسم کے ست اور بہت سے رنگ آجکل اسی طریقہ سے بنائے جاتے ہیں۔

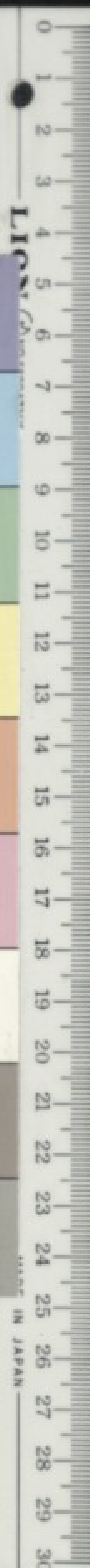
مسٹر برتھلوٹ سابق وزیر خارجہ فرانس

علم کیمسٹری کا بڑا استاد ہے اُس نے کیمسٹری کے ذریعہ کئی مصنوعی چیزیں بنائی ہیں۔ چنانچہ گلسرین سے شکر نکالی گئی ہے۔ اور پروفیسر برتھلوٹ نے مصنوعی تھوک سے بھی شکر نکالی ہے۔ اور اب دو گیسوں سے شکر پیدا کرنے کا طریقہ دریافت ہوا ہے۔ چند سال بعد گنے اور چقندر کی شکر نابود ہو جاوے گی۔ کیونکہ گیسوں سے جو شکر برآمد ہوتی ہے وہ ایک آنہ سیر فروخت ہوا کرے گی۔

جسم کے ریشے ہوا بناتی ہے۔

علم بائیو کیمسٹری کے ماہر کہتے ہیں کہ حیوانی اجسام کے اندر تمام ریشے اس ہوا سے بنتے ہیں جو سانس کے ذریعہ اندر جاتی ہے۔ خوراک بھی ایک مسالہ ہے مگر منفی مسالہ۔ جس طرح کہ پرتھوی پودوں کے لئے مسالہ بہم پہونچاتی ہے۔ مگر اصلی چیز ہوا ہے جو مختلف صورتیں اقتباس کرتی ہے وہی انسانی مشین کے اندر منجمد اور ٹھوس ہو کر ماس اور ہڈیوں کی شکل میں جلوہ گر ہوتی ہے۔

سائنس کے اس مسئلہ سے صاف ظاہر ہے کہ اگر اس قسم کے پمپ اور ٹیوب بنائی جائیں جو جسم انسان کے دورہ خون کے راستہ میں بنے ہوئے ہیں۔ تیز پھیپھڑوں کے مانند تھیلیاں جو ایک قسم کی کیمسٹری کی لیبوریٹری ہے۔ جہاں آتما کا گیسٹ ہمیشہ کام کرتا ہے تو ہوا البیومن میں تبدیل ہو سکتی ہے۔ اور پھر اس کی خوراک کھائی جاسکتی ہے۔ اور اس میں خوشبو بھی پیدا کیجا سکتی



ہے جو براہ راست ہوا سے مل سکتی ہے۔

نئی سرزمین کی دریافت } مسٹر وِلجلمور اسٹیفنس

جو امریکہ کے شمالی ڈکوٹا باشندہ ہے اور جو کناڈا کی سرکار کی جانب سے ارکٹک یعنی منطقہ بارِدہ شمالی کے علاقہجات میں دریافت کی مہم پر گیا ہوا تھا وہ اب جزیرہ بنکس میں واپس آگیا ہے۔ اُسکا خیال ہے کہ الاسکا اور قطب شمالی کے درمیان ایک بڑا قطعہ زمین کا موجود ہے۔ ڈیڑھ سال تک اس عالی حوصلہ اور مستقل مزاج محقق سیاح کا کچھ پتہ نہ لگا۔ اس لئے عموماً لوگ خیال کر بیٹھے تھے کہ وہ اور اُس کے رفیق معہ سامان تباہ ہوگئے ہیں۔ مگر ان کا خیال اس وقت غلط نکلا جب وہ واپس آگیا اور کسی قسم کا نقصان اُس کو اور اُس کے ہمراہیوں کو نہ پہونچا۔ وہ ساری مشکلات اور حالات پر غالب ہوتا ہوا پرنس پیٹرک جزیرہ کے مغرب کی سمت ایک نئے قطعہ زمین پر پہونچ گیا۔ جس کی بابت اُس کا یہ گمان ہے کہ وہ سرزمین ایک جزیرہ کی جو رقبہ میں گرین لنڈ کے لگ بھگ ہے اس کی صرف ایک راس ہے۔ اس جانباز محقق سیاح نے اپنے سے ماقبل تمام سیاحوں کے اس مسلمہ خیال کو غلط ثابت کردیا ہے کہ شمال مغربی کناڈا۔ الاسکا۔ اور مشرقی سائبیریا کے شمال میں جو سمندر واقعہ ہے وہ محض ایک عمیق سمندر ہی ہے۔ بذریعہ پیمائش سمندر کی تھاہ لی تو معلوم ہُوا کہ سمندر کی تہ غیر معمولی طور پر سطح آب کے بتدریج نزدیک آتی جاتی ہے۔ لیکن چونکہ اس کے ساتھ کا کل سامان اور خوراک ختم ہوچکا تھا اور وہ اس قابل نہ رہا تھا کہ وہ اس نئی سرزمین کی دریافت کے لئے شمال یا شمال مغرب کی جانب اور زیادہ بڑھ جائے۔ لہٰذا وہ واپس آگیا۔ جو مسافت اس نے نئی سرزمین تک طے کی وہ سات سو میل کی تھی۔ اب اُس کا ارادہ ہے کہ بنکس لینڈ سے ۹ فروری ۱۹۱۶ء کو پھر اپنے اس کام پر روانہ ہو کر اور اپنا مدعا حاصل کر کے ۱۵ جون تک پھر بنکس لینڈ میں واپس آجائے۔

اطلاع ضروری

حسب معمول اپنے اور اپنے خریداروں کے فائدہ اور آسانی کے لئے ہم فروری ۱۹۱۶ء کو اخبار اُن صاحبوں کے نام جن کا چندہ بابت ۱۹۱۶ء وصول نہیں ہوا وی پی بھیجیں گے۔ وی پی کے بھیجنے اور وصول کرنے میں کوئی بے عزتی نہیں بلکہ آسانی ہے۔ منی آرڈر کرانے کی تکلیف نہیں اُٹھانی پڑتی چونکہ قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاتی ہے۔ اس لئے جن صاحبوں کی طرف سے ۱۹۱۶ء کا چندہ وصول نہیں ہوگا اُن کا اخبار بند کردیا جائیگا۔

مینیجر نورافشاں

مجاز مرسل } گذشتہ ہفتہ ہم نے ایک نوٹ معنون بہ

بائبلی فصاحت وبلاغت کی مبادیات میں بتایا تھا کہ علم البیان اُن مبادیات میں سے ایک ہے۔ اور کہ مدار علم البیان کا تشبیہ۔ مجاز مرسل۔ استعارہ۔ تمثیل اور کنایہ پر ہے۔ اس نوٹ میں ہم علم البیان کے ایک شعبہ مجاز مرسل اور اس کی انواع کی جانب اپنے ناظرین کی توجہ مبذول کرتے ہیں۔ جاننا چاہئے کہ "مجاز مرسل" عبارت اُس لفظ سے ہے جو غیر معنی موضوع لہٗ میں مستعمل ہو یعنی کسی لفظ کو ایسے معنی میں استعمال کرنا کہ جن معنی کے لئے واضعان زبان نے اُس کو وضع نہ کیا ہو اور علاقہ اس لفظ کے حقیقی معنی اور مجازی کے درمیان سوائے تشبیہ کے کچھ اور ہو۔ انواع اس علاقہ مجاز مرسل کی بہت سی ہیں۔ مگر بائبل کے مطالعہ سے ہمیں جس قدر دستیاب ہوسکی ہیں اور جن کا ذکر ہم ان کالموں میں مسلسل طور پر کرینگے۔ وہ یہ ہیں۔ اول جزو کی بجائے کل دویم کل کے عوض میں جزو کا استعمال کرنا سوئم سبب کی جگہ مسبب چہارم مسبب کی جگہ سبب پنجم عدد غیر معین کی جگہ عدد معین ششم تسمیہ شے کی اُس شے کے محل کے ساتھ ہفتم تسمیہ محل کا اس کے اسم حال کے ساتھ۔ ہشتم مضاف الیہ کی عوض میں مضاف۔ نہم جمع کی جگہ میں واحد لانا۔ دہم مدلل کے عوض میں دال کا لانا۔ یازدہم محسوسات کی بجائے حواس کا بیان۔ دوازدہم۔ مصدق کی بجائے متصور یا تصدیق کی بجائے تصور بیان کرنا۔ سیزدہم تسمیہ شے بنظر عرف عام اور اے اجبار حقیقت ذاتیہ۔ چہاردہم تسمیہ اسم شے بجائے خود آں شے وغیرہ۔

جزو کی بجائے کل استعمال کرنا } مجاز مرسل کی مذکورہ بالا انواع میں سے ایک یہ ہے کہ جزو کی بجائے

کل استعمال کیا جاتا ہے۔ اور مراد جزو کی

لیجاتی ہے۔ مثلاً لفظ "دنیا" جو مکاشفہ ۱۲: ۱۰ اور رومی ۱: ۸ اعمال ۲۴: ۵ میں کل رومی سلطنت کے لئے مستعمل ہوا جو دنیا کا بہت چھوٹا سا حصہ تھا۔ اگرچہ بہت ہی مشہور و معروف تھا۔ پھر ۲ پطرس ۳: ۶ اور یوحنا ۵: ۱۹ میں لفظ "دنیا" اس زمین کے عوض میں آیا ہے جو اس دنیا کا ایک حصہ ہے۔ اسی طرح کل شخصیت انسان کے ایک حصے کی عوض میں مستعمل ہوئی ہے۔ مثلاً ابراہام اور لعزر کی کل شخصیت کا ذکر ہوا ہے حالانکہ وہ اس وقت روح تھے نہ کہ جسم میں۔ یوحنا ۱۹: ۴۲، ۲۰: ۲ و ۱۲ و ۱۳ مقابلہ کرو لوقا ۲۴: ۳ جہاں مسیح کی لاش کی بجائے جو قبر میں پڑی تھی لفظ "خداوند" اور "یسوع" آیا ہے اسی واسطے خداوند مسیح نے مریم کو کہا تھا کہ زندہ کو مردوں میں کیوں ڈھونڈتی ہے۔ پھر دانیل ۲: ۴ میں عمر درازی اور دیر تک حکومت کرنے کے عرصہ بعینہ کے لئے جو زمانہ کا ایک جزو ہے "ابد تک" کا لفظ مستعمل ہوا ہے۔ جو کل ہے۔

اسی کے متعلق بعض اوقات واحد جو عدد کا جزو ہے جمع مستعمل ہوا ہے۔ جو عدد کا کل ہے۔ مثلاً پیدائش ۲۱: ۷ میں آیا ہے "کون ابراہام سے کہہ سکتا تھا کہ سارہ لڑکوں کو دودھ پلائیگی" یہاں واحد یعنی ایک لڑکے اضحاق کی جگہ جمع کا لفظ لڑکوں بطور مجاز مرسل آیا ہے۔ اور پیدائش ۴۶: ۷ میں یعقوب کی بابت لکھا ہے کہ وہ "اپنی بیٹیوں اور اپنے بیٹوں کی بیٹیوں" کو لے کر مصر میں آیا۔ حالانکہ اس کی صرف ایک ہی بیٹی تھی (دیکھو آیت ۱۵) اور ایک ہی پوتی تھی (دیکھو آیت ۱۷) اور ۲۳ آیت میں "بنی دان" لکھا ہے۔ حالانکہ صرف ایک بیٹا حشیم نامی تھا یہاں بھی لفظ "بنی" جو جمع ہے بمعنی واحد آیا ہے۔ نیز دیکھو پیدائش ۸: ۴ جہاں لکھا ہے کہ نوح کی کشتی "اراراط کے پہاڑوں" پر ٹھہر گئی۔ جس سے مراد ہے کہ وہ اس سلسلہ کوہ کی چوٹیوں میں سے ایک چوٹی پر ٹھہر گئی نہ کہ بہت سے پہاڑوں پر جو ناممکن ہے۔ اسی طرح یوحنا ۶: ۴۵ میں "نبیوں کے صحیفوں" اور اعمال ۱۳: ۴۰ میں "نبیوں کی کتابوں" کے الفاظ بصیغہ جمع وارد ہوئے ہیں مگر اشارہ ایک کتاب کی طرف ہے۔ جہاں اس مقام کی مذکورہ آیت کا اقتباس کیا گیا ہے۔

جرمن کی شرائط صلح

اس قدر جان و مال کی ہر دو طرف سے بربادی اور دنیا بھر میں نفرت کی نگاہوں سے دیکھے جا کر اور برخلاف اپنے مدعا اور اپنی کامیابی کے ہر قسم کا ممکن نقصان اٹھا کر اور اب ہر طرح سے تنگ آ کر جرمن نے اب غیر جانبدار سلطنتوں میں صلح کی سلسلہ جنبانی شروع کر دی ہے۔ چنانچہ امریکہ کا اخبار "نیویارک ٹریبیون" نے ان چند شرائط کا مفصل ذکر کیا ہے جن پر جرمن صلح کرنے پر تیار ہے۔ ان میں سے چند ایک کا ذکر ہم یہاں کرتے ہیں (۱) وہ بلجیم کو چھوڑ دیگا (۲) پولینڈ۔ جرمن اور روس کے درمیان ایک آزاد ریاست رہیگی (۳) شمالی فرانس اور صوبہ السس کو جرمن خالی کر دیگے۔ (۴) صلح کے بعد ریاستہائے بلقان میں جرمنی کا اور اختیار ہوگا (۵) رومانیہ کا استحکام لازمی ہے۔

مگر اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اتحادی اس وقت صلح کرنے پر آمادہ اور خوش ہیں؟ جہاں تک ہم کل معاملات جنگ پر اور اس کے نتائج پر گہری نظر سے غور و فکر کرتے ہیں۔ اور جو کچھ نقصان اتحادیوں نے ہر حصہ سلطنت میں برداشت کئے ہیں ان کو اپنے ذہن کے سامنے رکھتے ہیں۔ اور جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اب اتحادیوں نے پوری پوری تیاری کر لی ہے۔ اور ہر قسم کا نقصان اٹھا چکے ہیں اور اب برطانیہ نے ۴۰ لاکھ فوج کا انتظام کر لیا ہے۔ اور روس نے ۵۰ لاکھ اور فرانس نے بھی اسی قدر فوج فراہم کر لی ہے۔ اور ہر قسم کا سامان جنگ بھی کماحقہ جمع کر لیا ہے۔ ان اور دیگر تمام حالات کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے ہم یقین کیساتھ کہہ سکتے ہیں کہ جرمن کا صلح کی بابت اب چھیڑ چھاڑ کرنا بالکل فضول ہے۔ اور اتحادیوں پر اس کا اثر پڑنا بعید از قیاس ہے۔ اور نہ صرف فضول بعید از قیاس ہی ہے۔ بلکہ ضرور ہے کہ وہ ابھی صلح کا نام نہ لیں۔ کیونکہ ابھی موقعہ نہیں ہے۔

مصر کی حالت

ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار مقیمی قاہرہ

(واقعہ مصر) اپنے پانچ جنوری کے ایک خط میں یوں لکھتا ہے۔ مشرقی حصے کی طرف ابھی تک کوئی ترکی حملہ نہیں ہوا۔ اور جزیرہ نما گیلی پولی کو خالی کر دینے سے پہلے مصر میں عام احساس یہ تھا۔ کہ کوئی خاص کارروائی معرض عمل میں لائی نہ جائیگی۔ ممکن ہے کہ ترکی فوج گیلی پولی سے پیچھے ہٹائی گئی ہے۔ وہ مصر کی مہم پر روانہ کی جائے۔ اس رائے کو وون میکنسن کے دمشق میں موجودگی سے قدرے تقویت دیجاتی ہے۔ مگر ہمارا یہ خیال ہے کہ وون ڈر گلٹز پاشا بغداد میں ہے۔ فوجی نقطہ خیال سے کہیں دور ہے۔

الغرض مصر میں ابھی تک بالکل امن امان ہے اور احتیاطاً بڑی خبرداری اور ہوشیاری سے بطور پیش بندی تیاری کیجا رہی ہے۔ کہ اگر جرمن کی طرف سے ترکی فوجوں کا کوئی حملہ ہو بھی تو اسکو فوراً دفع

مراسلات

احمد شاہ کا عمدہ فیصلہ

آٹھواں باب

موازنۂ عظیم

بہت سے گھر دیکھنے اور غور و فکر کے بعد امیر علی اور احمد شاہ نے ایک ایسا گھر پسند کیا جو خاندان کی ضروریات کے لئے کافی تھا۔ گھر تلاش کرنے میں دونوں کو ایک دوسرے سے اچھی طرح سے واقفیت ہونے اور دوستی پیدا کرنے کا بہت موقعہ ملا۔ جب احمد شاہ نے اپنے چچا سے بار بار ملنے کا بیان خطوں میں لکھا تو فہمیدہ بیگم نے کچھ اعتراض نہ کیا اور وہ بھی آزادی کے ساتھ ملنے جلنے لگا۔

جس روز گھر کرایہ لینے کا معاملہ طے ہوا اُس کی شام کو بہت اچھی چاندنی تھی۔ اور امیر علی نے احمد شاہ سے کہا کہ پیدل چلکر گھر چلیں احمد شاہ اس سے بہت خوش ہوا۔ کیونکہ اُسے وہ سب سوالات کرنے کا موقعہ ملا۔ جو فیروز خاں کے پڑھنے کے وقت سے اُس کے دل میں تھے۔ چنانچہ اُس نے بڑی سرگرمی سے یوں گفتگو شروع کی "میں کچھ عرصہ سے اس امر میں سوچ رہا ہوں کہ مسلمانوں اور مسیحیوں میں اتحاد ممکن ہے کہ نہیں ہم بہت سی باتوں میں متفق ہیں اور نہایت افسوس کی بات ہے کہ چند خفیف سے اختلافات کی وجہ سے جدائی قایم ہے"۔

امیر علی نے پوچھا "وہ کون سے اختلافات ہیں جو تمہارے نزدیک خفیف ہیں؟"

اس سے احمد شاہ لاجواب سا ہو گیا لیکن کچھ دیر تک سوچ کر کہنے لگا کہ میرے نزدیک تو فقط اتنا ہی اختلاف ہے کہ مسیحی بائبل کی بہت تعریف کرتے ہیں۔ اور مسلمان قرآن کی ہم حضرت محمدؐ کو سب سے بڑا مانتے ہیں اور آپ حضرت عیسیٰ کو۔

اس پر امیر علی نے کہا "اور تمہارے خیال میں یہ خفیف سا اختلاف ہے؟"

احمد شاہ نے کہا "میرے نزدیک یہ اختلاف اتنا بڑا نہیں ہے کہ ہم لوگوں میں جدائی ڈالے کیا ہم اسبات پر اتفاق نہیں کر سکتے کہ ان امور پر اپنی اپنی عقل کے مطابق جیسا چاہیں اعتقاد رکھیں؟"

امیر علی نے کچھ دیر تک سوچ کر جواب دیا اور کہا "عزیز لڑکے! اس سے پیشتر کہ ہم اس امر کا فیصلہ کریں۔ میں چاہتا ہوں کہ جن کتابوں کا تم نے ابھی ذکر کیا ہے۔ اُن دونوں کو خوب غور سے پڑھو اور دیکھو کہ اُن میں سے کس کو اپنی روحانی ہدایت اور الٰہی الہام کے لئے قبول کروگے۔ کیونکہ تم اُن دونوں کو ایسی نہیں مان سکتے۔ علاوہ ازیں میری بڑی آرزو ہے کہ تم اُن دو شخصوں کی زندگی اور اخلاقی روش کا مقابلہ کرو جن کا تم نے نام لیا ہے۔ یعنے ایک حضرت محمدؐ اور دوسرے جن کو تم حضرت عیسےٰ کہتے ہو۔ اور ہم خداوند یسوع مسیح کہتے ہیں پھر جب ان دونوں کا مقابلہ و موازنہ کرتے ہو اس امر پر سوچو کہ دونوں میں سے خدا کا منظور نظر کون تھا اور کس کی پیروی کرکے تم پاک اور اعلےٰ اخلاق حاصل کر سکتے ہو۔ یعنی اس امر پر سوچو کہ کیا میں حضرت محمد کی پیروی کرنے سے حتی الامکان بہتر انسان بن سکتا ہوں یا حضرت عیسےٰ کی پیروی کے وسیلہ سے؟ کیا قیامت کے روز حضرت محمد کا پیرو ہونا میری ابدی نیک بختی کا باعث ہوگا یا مسیح کا شاگرد ہونا؟ کس کی زندگی کی تقلید مجھ کو خدا کے حضور میں رہنے کے قابل بنائے گی؟ یاد رکھو کہ اس دنیا میں بار بار نہیں آنا اور اس لئے اس زندگی کو نہایت مناسب طور سے بسر کرنا چاہئے۔ خوب غور کرو کہ اس امر میں تمہاری کون مدد کر سکتا ہے؟ مردہ محمدؐ یا زندہ مسیح؟

احمد شاہ نے اس سے پیشتر اس مضمون پر کبھی ایسی سنجیدگی سے غور نہیں کیا جیسی کہ اس کے چچا کے کلام سے عیاں تھا لیکن اب وہ اس مضمون کی اہمیت کو محسوس کرنے لگا۔ کیونکہ یہ اس کے سامنے دو نقطے ایسے طور پر پیش کیا گیا تھا کہ اس کی اس موجودہ زندگی پر تاثیر کرے بلکہ اس انداز سے کہ اس کی آئندہ زندگی اور خوشحالی کا بھی فیصلہ کر دے چونکہ احمد شاہ خاموش رہا اس لئے امیر علی بولتا گیا اور کہنے لگا کیا "تم وعدہ کرتے ہو کہ یہ موازنہ کروگے؟ میں تم کو یقین دلا سکتا ہوں کہ اس سے تمہیں بہت فایدہ ہوگا"۔

احمد شاہ نے کہا "لیکن بالفرض اگر اس کا نتیجہ یہ ہو کہ میں بھی آپ کی تقلید کروں اور اپنے آباواجداد کا دین ترک کرکے اُن سے مردود ہو جاؤں میں تو سمجھتا ہوں کہ میری اور میری والدہ کی بہتری اسی میں ہے کہ میں اس آگ کو چھونے اور اس سے جلنے سے دور ہی رہوں۔ ممکن ہے کہ میں اپنے والد مرحوم کی پیروی کرکے آپ کی تقلید کرنے سے زیادہ خوشحال رہوں"۔

امیر علی نے اس کا تو کچھ جواب نہ دیا لیکن یوں کہا کہ "کیا تم اس سوال کا جواب تلاش کروگے کہ اگر انسان تمام جہان کو حاصل کرے اور اپنی جان کو کھو دیوے تو اُسے کیا فایدہ ہوگا؟ اور آدمی

اپنی جان کے عوض میں کیا دیگا؟" تمہارے والد نے اچھا رتبہ حاصل کیا اور بہت سا روپیہ بھی کمایا لیکن اب اُسے اِن سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ کیا تم بخلاف اس کے اُن چیزوں کی تلاش نہیں کروگے جو باقی رہتی ہیں؟

اب وہ بورڈنگ ہاؤس کے قریب پہونچگئے اور امیر علی بخوشی تمام اپنے بھتیجے سے رخصت ہوا کیونکہ اُس نے بہتر سمجھا کہ احمد شاہ کچھ اور سُننے کے سوائے جو کچھ سُن چکا تھا اُسی پر غور کرے احمد شاہ کا رُخ خُدا کی بادشاہت کی طرف بدل گیا تھا اور امیر علی کا دل اُس نوجوان کا از حد آرزومند تھا۔ اور گھر کو آتے وقت وہ بڑی آرزو کے ساتھ دعا کر رہا تھا کہ کوئی چیز اُس کو برگشتہ نہ کرے۔

اُس شام کو احمد شاہ ایسا غیر معمولی طور پر خاموش تھا کہ اُس کے دوست نے اس کا سبب پوچھا۔ پہلے تو اُس نے اصل حال بیان کرنے میں کچھ تامل کیا لیکن آخرکار کہا "جو کچھ کل رات ہم نے پڑھا تھا میں اُسی پر سوچ رہا ہوں۔ کیا آپ اُس کے نتیجہ کے لئے تیار ہیں؟ فرض کیجئے ہم دونوں اسلام چھوڑ کر مسیحی ہوجائیں تو ایسی حالت میں ہماری آئندہ کی بہتری کی اُمیدوں کا کیا حال ہوگا؟"

فیروز خاں نے کسی قدر حیران ہوکر پوچھا "اُس تبدیلی کا سبب کیا ہے؟ کل رات تو آپکا خیال تھا کہ دین اسلام اور دین عیسوی میں خفیف سا اختلاف ہے۔ اور دونوں میں یگانگت ممکن ہے۔ اور اب آپ ایک کو ترک کر کے دوسرے کو اختیار کرنے کا بیان کر رہے ہیں۔"

احمد شاہ نے جواب دیا "ممکن ہے میری غلطی ہو لیکن بہرحال معاملہ آسان نہیں ہے۔ اگر انجیل اور قرآن میں باہمی تناقص ہے تو ہم دونوں پر ایمان نہیں لاسکتے اور اگر حضرت محمد اور حضرت عیسےٰ کے افعال و اقوال میں باہمی موافقت و مطابقت نہیں۔ ہم اُن دونوں کی پیروی نہیں کرسکتے۔"

فیروز خاں نے کہا "آپ کا یہ خیال بالکل درست ہے اور میں بھی آپ سے متفق ہوں کہ یہ کوئی آسان بات نہیں ہے لیکن اس کا فیصلہ کرنے سے پیشتر بہتر ہے کہ جس انجیل کو ہم نے پڑھنا شروع کیا ہے اُسے تمام کریں۔"

اب احمد شاہ کو اپنے چچا کی بات یاد آئی۔ اور اُس نے کہا "انجیل کو پڑھنے کے بعد ہم کو اپنے پیغمبر کی سوانح عمری پڑھکر دریافت کرنا چاہئے۔ کہ وہ کس بات میں حضرت عیسےٰ پر فوقیت رکھتے تھے۔" وہ اپنے خیال کے مطابق اپنے نبی کے حالات سے بخوبی واقف تھا۔ اور جب دونوں کی زندگیوں کا مقابلہ و موازنہ کرنے لگا تو حیران تھا کہ حضرت محمد کو حضرت عیسےٰ پر کس بات میں ترجیح دیوے۔ بحیثیت آدمی شائید وہ معمولی دنیاوی لوگوں کی نظر میں زیادہ اچھا معلوم ہوتا تھا لیکن دینی ہادی و معلم کی حیثیت میں حضرت عیسیٰ کہیں زیادہ مقبولیت کے لائق تھے۔

اُس رات پڑھنے کے لئے بہت وقت نہ تھا لیکن اُنہوں نے دو باب پڑھے۔ اور جب احمد شاہ نے وہ الفاظ سُنے جن پر غور کرنے کے لئے اُس کے چچا نے تاکید کی تھی تو چونک اُٹھا۔ "اگر آدمی تمام جہان کو حاصل کرے اور اپنی جان کو کھو دیوے تو اُسے کیا فائدہ ہوگا؟ اور آدمی اپنی جان کے عوض میں کیا دیگا؟"

گذشتہ ہفتہ وار ریلیف فنڈ کی بمبئی پریذیڈنسی شاخ کا چندہ ۴۸۰۰۰،۴۸ روپیہ تک پہنچ گیا ہے۔

ٹمپرنس سوسائٹی پٹھانکوٹ

کا دوسرا سالانہ جلسہ

نقل ریزولیوشن ہائے پاس شدہ اجلاس سالانہ ٹمپرنس سوسائٹی پٹھانکوٹ منعقدہ ۱۴ ۱۱/۱۵ ۔

(۱) شہنشاہ معظم نے اپنے دسترخوان پر بلکہ اپنے محل میں شراب داخل ہونے کی ممانعت فرمادی ہے جس سے ٹمپرنس کاز میں بہت مدد ملی ہے۔ اور اُمید کی جاتی ہے کہ دیگر افسران بالادست بھی اس کی پیروی کرینگے۔ ٹمپرنس سوسائٹی ہذا کیطرف سے شہنشاہ معظم کا شکریہ ادا کیا جاوے۔ محرک پادری گارڈن صاحب پریذیڈنٹ جلسہ ہذا و مؤید جناب لالہ الخیند صاحب تحصیلدار پٹھانکوٹ۔

(۲) یہ ٹمپرنس سوسائٹی تجویز کرتی ہے کہ پنجاب گورنمنٹ کی خدمت میں درخواست کیجاوے کہ جملہ تیوہار اہل ہنود اہل اسلام۔ عیسائی و سکھ صاحبان پر شراب و دیگر منشیات کی فروخت کی بندش کیجاوے محرک پنڈت کاہن چند صاحب مختیار عدالت و مؤید ڈاکٹر غلام علی صاحب اسسٹنٹ سرجن ایل ایم ایس۔

(۳) یہ ٹمپرنس سوسائٹی تجویز کرتی ہے۔ کہ پنجاب گورنمنٹ کی خدمت میں درخواست کیجاوے کہ ایک قانون اس قسم کا پاس ہوجاوے کہ نابالغ بچوں کو سگرٹ پینے کی ممانعت ہووے۔ اور اُن کے ہاتھ میں فروختگی سگرٹ کی بندش کیجاوے محرک منشی غلام قادر صاحب سکرٹری ٹمپرنس سوسائٹی ہذا و مؤید لالہ نندلعل صاحب سکرٹری

ٹمپرنس سوسائٹی امرتسر و ڈاکٹر بوٹا رام صاحب سب اسسٹنٹ سرجن۔

(۴) یہ ٹمپرنس سوسائٹی نیشنل وومین کرسچین ٹمپرنس یونین آف انڈیا کا شکریہ ادا کرتی ہو کہ جس نے امسال اس چھوٹے سے قصبہ کو جلسہ سالانہ کے لئے پسند فرما کر ٹمپرنس سوسائٹی کو عزت بخشی ہے۔ محرک سردار کرم سنگھ صاحب وائس پریذیڈنٹ ٹمپرنس سوسائٹی و مؤید پنڈت رنگ دیال صاحب سکرٹری ٹمپرنس سوسائٹی گھروٹہ

(۵) یہ ٹمپرنس سوسائٹی تجویز کرتی ہے۔ کہ نقل ریزولیوشن ہائے بخدمت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر و اخبارات میں بھیجی جاوے محرک جناب مس گیبل صاحبہ پریذیڈنٹ ٹمپرنس سوسائٹی مؤید ڈاکٹر بوٹا رام صاحب سب اسسٹنٹ سرجن۔

غلام قادر سکرٹری
ٹمپرنس سوسائٹی چھانگکوٹ۔

ویرہ وول میں

یوسف کا ڈرامہ

ناظرین اخبار کو معلوم ہووے کہ واقعہ ۲۷ و ۲۸ ماہ دسمبر ۱۹۱۵ء کو پی مشن کمپونڈ میں جناب بزرگ پادری ای ای فائف صاحب ڈی ڈی کی کوٹھی کے قریب بڑے شد و مد کے ساتھ کیا گیا۔ یہ اسٹریٹن صاحب گل کی محنت کا ثمرہ ہے قریب ایک ماہ تک آپ کے مکان پر ویرہ کے مسیحی لڑکے رات کے بارہ بجے تک اس کی خوب مشق کرتے رہے سب ایکٹروں نے بخوشی اور درستی سے انجام دیا۔ مسٹر کلاڈیس دانیلی ہارمونیم ماسٹر تھے۔ اور حاضرین کو مسٹر عیسے چرن اور ایلک سرکار اور ایل اور ظہور مسیح اور سائول اور وکٹر نیوٹن نے نقلوں کے ذریعہ خوب ہنسایا۔ ناظرین کو اس بات سے بھی مطلع کرتے ہیں کہ گل صاحب نے اس مضمون کو تین سین میں دکھلایا ہے

(۱) یوسف کی زندگی اپنے باپ کے گھر میں۔

(۲) جنگل کے واقعات جبکہ وہ اپنے بھائیوں کی خبر لینے کو گیا۔

(۳) ملک مصر میں اس کی زندگی کے حالات یعنے اس کی سرفرازی تک۔ اور نیز ایک بات اس مضمون میں زیادہ خوبی کی یہ ہے کہ یہ سب مضمون نظم کی صورت میں مختلف وزن کے راگوں پر بنایا گیا ہے جس سے حاضرین کو دلچسپی ہو سکتی ہے۔ لباس وغیرہ بھی معمولی لاگت پر بنائے گئے ہیں۔ الحاصل یہ شوقیہ محنت خداوند کے جلال اور بزرگی کی خاطر اور رفاہ عام کے واسطے کی گئی ہے۔ آخیر میں ایک التماس ہے کہ اگر دیگر جگہوں کے بزرگان اور مسیحی برادران گل صاحب کی معرفت اس گل شگفتہ کمپنی کو مسیحی میلوں وغیرہ میں یاد فرماوینگے تو امید قوی ہے کہ طرز اور خدمت بڑے فایدے اور برکت کا موجب ثابت ہوگی۔ زیادہ آداب۔

راقم :- عیسے چرن اور یکے بعد دیگرے ایکٹر۔ از ویرہ وول

ٹریکٹ سوسائٹی اور مسیحیوں کے فرائض

گزشتہ سے پیوستہ

(۳) امر جس پر آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ مسیحی مذہب پر ولایتی صاحبان کی زیادہ کتابیں تصنیف کرنے کا سبب صاف ظاہر ہے کہ وہ انگریزی زبان سے جس میں مسیحی مذہب کا علم ادب بکثرت موجود ہے۔ اور اسی مذہب میں عرصہ تک تعلیم پانے۔ عبرانی یونانی زبانوں کی واقفیت رکھنے اور نیز معمولی اردو سے بھی واقفیت پیدا کرنے سے وہ ان کتابوں کو زیادہ شمار میں لکھ سکے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ کسی مذہب کی نسبت کتابیں تصنیف کرنے میں اس مذہب کی زبان اور علم ادب جس میں اس مذہب کی کتابیں بکثرت موجود ہوں واقف ہونا نہایت ضروری ہے۔ ورنہ تصنیف کا کام نہیں ہو سکتا۔ چونکہ تعلیم یافتہ ہندوستانی مسیحی اس منتری خدمت میں آٹے میں نمک کی برابر بھی ابھی داخل نہیں ہوئے لیکن جو دس بارہ اس میں داخل ہوئے (یعنی یو پی اور پنجاب میں) ان میں سے نصف سے زیادہ ہندو اور محمدی و آریہ صاحبان کے مقابلہ میں برابر تصنیف کا کام کرتے رہے۔ اور کر رہے ہیں اور کتنے کتابیں لکھ چکے ہیں۔ ہمارے نور افشاں کے ایڈیٹر پال کیول سنگھ صاحب ایک کتاب بنام دینی اینسائیکلوپیڈیا ہندو مذہب پر لکھ رہے ہیں اور اس کے متعلق پانچ یا چھ جلدیں شائع کر چکے ہیں امید ہے کہ جب وہ تمام ہو جاوے تو مسیحیوں کے لئے مفید کتاب ثابت ہو اور ٹریکٹ سوسائٹی کی فہرست میں نظر آوے ہم ان کی محنت و جانفشانی کی داد دینا چاہتے ہیں اور ہماری دلی دعا ہے کہ خدا ان کی اس کام میں مدد کرے اور کتنے جوان ان کے اس نمونہ کی پیروی کر کے ایسے اہم اور مشکل کام کی شغل

اور کتابیں تیار کریں۔

(۴) امر جس پر آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ محمدی اور ہندو مذاہب پر جو کتابیں قابل وقعت ہیں اور تعلیم یافتہ شخصوں کے پڑھنے کے لائق ہیں وہ اُن ہی ولایتی اور ہندوستانی مسیحیوں کی تصانیف سے ہیں جو اس مذہب کی زبان اور علم ادب سے بخوبی واقف تھے۔ اُن مذاہب کے متعلق سینکڑوں ولایتی مشنری صاحبان میں سے صرف بارہ یا کچھ زیادہ مشنری صاحبان گزرے ہیں۔ جنھوں نے باوقعت کتابیں ہندو اور محمدی مذاہب پر تصنیف کی ہیں۔ (یعنی اُردو ہندی زبانوں میں) اور اس کا سبب صاف عیاں ہے۔ کہ یہ صاحبان عربی سنسکرت سے کم و بیش واقف تھے۔ اور اگر بعض اُن میں سے بخوبی واقف نہ تھے۔ تاہم اُس مذہب کے علم ادب سے ان ڈائرکٹ طور پر واقف تھے اور یہی سبب ہندوستانی مسیحیوں کی جانب سے سمجھنا چاہیے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم عمدہ اور باوقعت کتابیں تعلیم یافتہ ہندو و محمدی و آریہ صاحبان کے لئے تیار کیجاویں۔ تو اُن مذاہب کی زبانوں اور علم ادب سے واقف ہونا ضروری ہے۔ اور کیوں نہ ہمارے مشنری صاحبان کسی سبب سے اگر خود سیکھ نہیں سکتے تو دیسی واعظوں اور اُستادوں کو جو ہونہار ہیں۔ عربی اور سنسکرت میں تعلیم دلاویں مگر نقار خانہ میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے۔

(۵) امر جس پر آپ کی توجہ درکار ہے۔ وہ یہ ہے کہ دینی کتابیں۔ عموماً ہندو و محمدی آریہ و سیکھ مذاہب پر زیادہ تر پنجاب کے دیسی مسیحیوں کی جانب سے تصنیف کی گئی ہیں۔ ہندوستان کی طرف سے وہ یا ۶ مصنف نظر آتے ہیں اس کا ایک سبب تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان کے مسیحی عموماً اُردو زبان پر توجہ نہیں کرتے اور اس لئے اپنے ملک کی زبان میں لکھنے پڑھنے سے قاصر ہیں۔ شوق اور مذہبی جوش کی کمی و بیشی کا مسئلہ ناظرین کے فیصلہ پر چھوڑتا ہوں۔

(۶) امر جس پر آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہندوستانی مسیحیوں میں تعلیم یافتہ صاحبان کے گروہ میں سے صرف تین یا چار صاحبان مجھے معلوم ہیں جو مشن کے ملازم نہیں تھے۔ مگر انہوں نے زوردار اور قابل وقعت کتابیں تصنیف کی ہیں۔ مگر ہمارے برعکس اس کے یورپ و امریکہ جیسے ملکوں میں کتنے لے مین ہیں جنھوں نے بہت باوقعت کتابیں تصنیف کی ہیں۔ مگر ہمارے ہندوستانی بھائیوں میں سے سوا ڈپٹی عبداللہ آتھم و ماسٹر رامچندر دہلوی۔ مولوی صفدر علی و ڈاکٹر برخوردار خاں و مسٹر اکبر مسیح صاحبان کے کتنے منصف۔ ڈپٹی کلکٹر و تحصیلدار و وکیل و مختار صاحبان پنجاب اور یو پی میں پائے جاتے ہیں۔ مگر اُن کی طرف سے کوئی کتاب راقم کے دیکھنے اور سُننے میں نہیں آئی۔

(۷) امر مشن اسکول کے ماسٹروں اور پروفیسروں میں سے جو زمانہ حال میں کم از کم تخمیناً ۳ سو پروفیسر و ہیڈ ماسٹر و اسسٹنٹ ماسٹر یو-پی- اور پنجاب میں موجود ہونگے۔ مگر اُن میں سے باستثنا تین یا چار۔ راقم کے علم میں کوئی پروفیسر و ہیڈ ماسٹر صاحب و اسسٹنٹ ماسٹر صاحبان نظر نہیں آتے جنھوں نے کوئی چھوٹا سا ٹریکٹ بھی لکھا ہو۔ گو یہ مشن میں کام کرنے کے اعتبار سے دینی خدمت میں حصہ دار ہیں۔ ہاں دو چار نے بی۔ اے و دیگر کلاسوں کی درسی کتابیں انگریزی کتابیں انگریزی و فارسی میں تصنیف کی ہیں برعکس اس کے یورپ و امریکہ کے کالجوں اور اسکولوں کے پروفیسروں اور ماسٹروں کی جانب سے بہت سی پرزور کتابیں ان کی اپنی اپنی زبانوں میں لکھی ہوئی موجود ہیں۔ اور ہنوز لکھتے رہتے ہیں۔ ساتھ ہی اس کی ہندوؤں محمدیوں اور آریہ صاحبان کی طرف سے جو ماسٹر۔ پروفیسر۔ وکیل و جج و ڈپٹی کلکٹر وغیرہ وغیرہ درج ہیں مذہبی کتابیں لکھ چکے ہیں اور لکھ رہے ہیں۔

(۸) امر جو توجہ کے لائق ہے وہ یہ ہے کہ جو مباحثہ محمدی کے متعلق کتابیں مسیحیوں کی جانب سے لکھی گئی ہیں۔ ان میں سے بعض کے دو ہرے[۲] اور تہرے[۳] جواب لکھے ہیں۔ اور اسی طور پر آریوں کی جانب سے دو ایک کتابوں کے دوہرے اور تہرے[۳] جواب لکھے جا چکے ہیں۔ اب اگر ہم مشن اسٹاف پر غور کریں جن میں ولایتی صاحبان اور دیسی صاحبان اور مشن اسکول کے ماسٹر اور پروفیسر صاحبان کم از کم بارہ سو سے زیادہ تعلیم یافتہ اور ڈگری ہولڈر موجود ہیں۔ پر بہتوں کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ اور بہتوں کو یہ بھی پتہ نہیں ہے کہ مذہبی دنیا میں ہندو و محمدی۔ آریہ کیا کر رہے ہیں ٭

(۹) امر جس پر بہت زور سے آپ کی توجہ درکار ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اُن کتابوں کے علاوہ یوپی اور پنجاب میں ہندو۔ محمدی اور آریہ صاحبان کی طرف سے قریباً ساٹھ ستر مذہبی اخبار میگزین اُردو و ہندی اور چند انگریزی زبان میں شائع ہوتے ہیں۔ اُن میں سے آریہ اخباروں کی فہرست جو مجھے مین لوری کے آریہ پرشنوں سے دستیاب ہوئی وہ پیش کرتا ہوں۔ اُردو زبان میں مندرجہ ذیل اخبار جاری ہیں:۔

مسافر آگرہ ہفتہ وار - پرکاش لاہور ہفتہ وار - آریہ گزٹ لاہور - بہت آرشی پلی بھیت ہفتہ وار - آریہ مسافر میگزین پنجاب ماہیانہ - ارجن لاہور ہفتہ وار - آریہ پتر بریلی ماہواری - ہمالیہ - ہندی بھارت - سدا سماپروزنک ہفتہ وار فتحگڈھ - ست دھرم پرچارک دہلی ہفتہ وار - آریہ سماچار لاہور - انگریزی - ویدک میگزین لاہور ماہواری کل چودہ محمدی صاحبان کے اخباروں کی فہرست مجھے دستیاب نہیں ہوئی مگر مرزا قادیانی کے پیرو صاحبان کی طرف سے صرف تین اخباروں کا پتہ ملا ہے - اُن میں سے دو اُردو میں ہیں اور دو اخباروں کے نام ریویو آف ریلیجنز - پیغام صلح - انگریزی کا نام مسلم انڈیا ہے - جو لنڈن میں چھپتا ہے اور ایک کچھ عرصہ ہوا کہ بند کیا گیا علاوہ اس کے محمدی صاحبان کے بڑے فرقے سنت جماعت اور اہل شیعہ ہیں - اُن کے اخباروں کے ناموں کی فہرست اس موقعہ پر مجھے دستیاب نہیں ہوئی - وہ بھی کم از کم تخمیناً ١٥ یا ٢٠ ہونگے - ہنود صاحبان کے مذہبی اخباروں کی فہرست بھی مجھے اس موقعہ پر دستیاب نہ ہوسکی لیکن کم از کم ٤٠ اُن کی طرف سے بھی ہونگے - علاوہ ازیں دیگر اخبار جو مذہبی نہیں ہیں اُن میں بھی مسیحی مذہب پر بعض اوقات حملہ ہوتے رہتے ہیں پس کم از کم ساٹھ ستر دینی اور اگر دنیوی اخباروں کو بھی شامل کیا جاوے تو پانچ چھ سو اخباروں کے مضامین مسیحی مذہب کے خلاف ہفتہ وار روزانہ و ماہواری نکلا کرتے ہیں میرے خیال میں مذہبی کتابوں سے کہیں زیادہ ان اخباروں کے ذریعہ سے مخالف مسیحی مذہب علم ادب یوپی اور پنجاب میں پھیلا جارہا ہے۔

باقی دارد

رسید زر

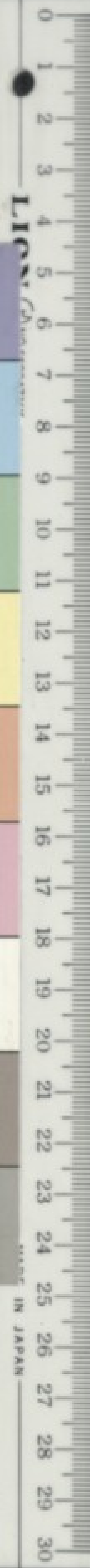
مسٹر کے مارٹن	علیگڈھ	عہ/۸
کشمیری بج بابا	شاہپور	عہ/۸
مسٹر جان پال	ڑاگنج گزنڈا	عہ/۸
بابو ایس کے مسیح	باتھرس شہر	عہ/۸
مسٹر ایچ جی مکارنک	قصور	عہ/۵
پادری ٹی لا	علیگڈھ ٢ کاپی	عہ/۸
مسٹر این سی اوورڈ	دیرہ دون	صہ/
بابو کرشنوداس	سیمن آباد	عہ/۸
مسٹر متھیاس	باوالکھن	عہ/۸
مس ایزابل مین	جگادھری ٢ کاپی	صہ/
ایکڑونیڈر غلام قادر	ملسیاں	عہ/۸
پادری بی پیٹر	سانگلہ ہل	عہ/۸
سوہن لعل	وزیرکے	عہ/۸
بابو بی ایل دت	لائیلپور	عہ/۶
داد الہی	بھاگوہ	عہ/۴
قادر بخش	سانگلہ ہل	عہ/۸
ریجبدیال	ناگپور	عہ/۸
سنگت مسیح	گکھڑ	عہ/۴
پی فقار علی	لاہور	عہ/۸
مس منشی یوسف خاں	ایبٹ آباد	عہ/۸
مسٹر جے مکالف	لاہور	عہ/۸
ایس خانسن	گلاوٹھی	عہ/۴
منشی فضل	بادی گجرانوالہ	عہ/۸
کرمچند اینڈ سنز	سیالکوٹ چھاؤنی	عہ/۸
پادری جانکی پرشاد	کاسگنج	عہ/۴
پی تھابنی	سردریہ سرگہ	عہ/۸
ایل مسیح	وروھی	عہ/۸
گنگا سود	منڈسود	عہ/۸
پادری سوہن لعل	چمبہ	عہ/۸
پادری جے اے رابرٹسن	سباٹو	عہ/۸
خیر اللہ	لاہور	عہ/۸
سپاہی لعل	دہلی	عہ/۴
منشی صیف اللہ	قصور	عہ/۸
فلپ سپوئیل	میرٹھ	عہ/۸
مس پیزلی	لودیانہ ٢ کاپی	ہے
دانیل پیٹر	سپول	عہ/۸
کالیداس قنوجی	احمدآباد	عہ/۸
ٹی نصیب علی	پو	عہ/۸
ہیم راج مستری	کلار آباد	عہ/۸
ایل ٹی دانیل	مہدپور	عہ/۸

کشمیری سوغاتیں ١٢٦

ٹپو خودرنگ دچارخانہ برائے سوٹ وادور کوٹ فی تھان عہ سے عــہ روپیہ تک لیڈی شال ــہ سے ــہ تک ٹوپی ٹپو انگریزی فیشن ١٢ سے ١٥ فی میزپوش عہ سے عــہ تک پلنگ پوش ــہ سے ــہ تک قالین برائے فرش للعہ سے عــہ دیگر مربع کیسر عہ سے عہ فیتولہ وغیرہ وغیرہ مکمل فہرست ایک پیسہ کا کارڈ آنے پر ارسال خدمت کی جاتی ہے - المشتہر دیناناتھ دیوچند شال مرچنٹس سری نگر کشمیر -

ضرورت

ایک ہوشیار تجربہ کار اور سندیافتہ مسیحی کمپونڈر اور ڈریسر ہے جو ڈاکٹر کی غیر حاضری میں بخوبی کام چلا سکتا ہے اور پوسٹ مارٹم بھی بخوبی کرتا ہے - اگر کسی صاحب کو اس کی ضرورت ہو تو ڈاکٹر تو مینیجر صاحب نورافشاں کی معرفت طلب فرمادیں۔



دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک عہ
ہندوستان و پنجاب سے مع " عہ
غیر ممالک سے مع محصولڈاک عہ
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی -

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	ے
چوتھائی کالم	صہ	ے	للعہ
نصف کالم	ے	للعہ	ںعہ
پورا کالم	للعہ	ںعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سہ	ما

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ ر ایک روپیہ سے کم اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا

نوٹ - نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں -

اطلاع ضروری - نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور
صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نا منظور شدہ مضامین واپس
نہیں بھیجے جاتے (۳) خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ
جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار مہینہ میں کم از کم ایک مضمون
نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جائیگا - (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط
تمام مضمون بھیج دیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے
کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر ہوں مضمون
لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے
بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جن کے پڑھنے سے بڑی دقت ہوتی ہے
مضمون صاف و واضح ہونا ضروری ہے - ایڈیٹر -

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ باہتمام والکی براؤن چھپا